1 نمو کے ساتھ قیمتوں کا استحکام

1.1 زری پالیسی کی تشکیل

اسٹیٹ بینک کے نظر ثانی شدہ ایکٹ 1956ء کی دفعہ 9 الف میں زری استحکام کے متعلق دیے گئے وسیع مینڈیٹ کے تحت مرکزی بینک گرانی کو پست اور مستحکم رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ خصوصاً، اسٹیٹ بینک معاشی نمو کے ہدف کو متاثر کیے بغیر حکومت کی جانب سے طے کردہ گرانی کے ہدف کے حصول کے لیے کوشاں رہتا ہے۔

اسٹیٹ بینک کی زری پالیسی کا اہم آلہ معکوس ریپوریٹ ہے اور اس کی شرح میں تبدیلیاں پالیسی میں تبدیلیوں کا اشارہ دیتی ہیں۔ اسٹیٹ بینک زری پالیسی کا تعین کرنے سے پہلے کئی معاشی متغیرات اور قلیل مدتی گرانی و گرانی کی توقعات پر ان متغیرات کے ممکنہ اثرات کو مدنظر رکھتا ہے۔

مزید برآں، اسٹیٹ بینک بازارِ زر میں سیالیت کا انتظام کرتا ہے کیونکہ زری پالیسی اسی صورت میں مؤثر ثابت ہوسکتی ہے جب منڈی کی شرح ہائے سود پالیسی شرحوں میں تبدیلیوں کے اثرات قبول کریں۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ اسٹیٹ بینک بین البینک شبینہ ریپوریٹ کو پالیسی ریٹ سے ہم آہنگ رکھے۔ اس مقصد کے لیے، اسٹیٹ بینک اکثر بازارِ زر کے سودے کرتا ہے۔ تاہم، مطلوبہ نقد محفوظ اور لازمی شرح سیالیت کو بھی بین البینک منڈی میں سیالیت کی صورتحال کو متوازن رکھنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

اسٹیٹ بینک کے زری پالیسی موقف کا فیصلہ کرنے کا اختیار مرکزی بورڈ آف ڈائریکٹرز کے پاس ہے۔ عام طور پر سال میں زری پالیسی کا جائزہ لینے کے لیے بورڈ کے چھ اجلاس منعقد ہوتے ہیں: جولائی، ستمبر، نومبر، جنوری، مارچ اور مئی کے آخری ہفتے میں۔ بورڈ کی معاونت زری پالیسی کمیٹی کرتی ہے جو بورڈ کی ذیلی کمیٹی ہے۔

پالیسی سازی ایک مشاورتی عمل ہے۔ بورڈ کے ہر اجلاس سے قبل گورنر سمیت اسٹیٹ بینک کی سینئر انتظامیہ ممکنہ زری پالیسی پر اتفاق رائے کے لیے کئی اجلاس منعقد کرتی ہے جس کے بعد پالیسی کے متعلق اسٹیٹ بینک کی رائے کو بورڈ کے سامنے پیش کیا جاتا ہے جہاں پر معاشی صورتحال اور پیش گوئیوں کے جامع جائزے کے بعد اس پر اتفاق رائے پیدا کیا جاتا ہے۔

زری پالیسی کو مزید مؤثر بنانے کے لیے مرکزی بینک نے ایس بی پی ایکٹ میں کئی ترامیم کی تجویز دی ہے۔ اسٹیٹ بینک سے حکومت کی قرض گیری کی حدود مقرر کرنے کی سفارش کے علاوہ زری پالیسی کمیٹی کو فیصلہ سازی میں آزادی دینے کی تجویز بھی دی گئی ہے جس میں دو بیرونی ماہرین کو بھی شامل کیا جائے گا۔ توقع تھی کہ یہ کمیٹی موجودہ زری و مالیاتی پالیسی تعاون بورڈ (ایم ایف پی سی بی) کی جگہ لے گی جسے ایس بی پی ایکٹ کی دفعہ 9 الف کے تحت تشکیل دیا گیا تھا۔

اگرچہ قومی اسمبلی اور سینیٹ کی کمیٹیوں نے فروری 2011ء میں ان ترامیم کی منظوری دی تھی لیکن سفارش کی تھی کہ زری و مالیاتی پالیسی تعاون بورڈ کو آپریشنل رکھا جائے اور زری پالیسی کمیٹی کو فیصلہ سازی میں مکمل آزادی دینے کی تجویز قبول کرنے سے انکار کردیا تھا۔ ان ترامیم کو قومی اسمبلی اور سینیٹ کے دونوں ایوانوں کی مشترکہ کمیٹی کی منظوری کے بعد حتمی شکل دی جائے گی۔ مسودے پر اتفاق رائے کے بعد ایس بی پی ایکٹ میں ترامیم کو دونوں ایوانوں کے سامنے منظوری کے لیے پیش کیا جائے گا۔

دریں اثنا زری پالیسی کمیٹی 9 جولائی 2011ء کو تشکیل نو کے بعد ''مشاورتی کمیٹی برائے زری پالیسی'' بنادی گئی ہے۔ مشاورتی کمیٹی برائے زری پالیسی کا ڈھانچہ اور دائرہ کار زری پالیسی کمیٹی جیسا ہی ہے، تاہم اس نے اپنا کام شروع نہیں کیا ہے کیونکہ کمیٹی کے دو خود مختار ارکان کی نامزدگی کو حتمی صورت نہیں ملی ہے۔

1.2 پالیسی تحقیق کلسٹر کا کردار

پالیسی تحقیق کلسٹر نہ صرف زری پالیسی کی تشکیل بلکہ اپنے اقتصادی جائزوں، تحقیقی کام، تجزیاتی و مالی تجزیوں اور ڈیٹا کی تالیف و اشاعت کے ذریعے وسیع تر اقتصادی و مالی پالیسی کی تشکیل کے لیے اہم مواد بھی فراہم کرتا ہے۔ اس کلسٹر میں شعبوں کے دو گروپس ہیں (الف) زری پالیسی و تحقیق گروپ جو کہ شعبہ زری پالیسی اور شعبہ شماریات و ڈیٹا ویئر ہاؤس پر مشتمل ہے اور (ب) تشکیل پالیسی گروپ جو شعبہ اقتصادی پالیسی جائزہ اور شعبہ تحقیق پر مشتمل ہے۔

1.3 شعبہ زری پالیسی

یہ اہم شعبہ ہے جو انتظامیہ کو مستقبل بین پالیسی کی تشکیل میں سہولت دینے کے لیے معاشی صورتحال کے متعلق اپنا جائزہ اور تفصیلی اقتصادی پیش گوئیاں فراہم کرتا ہے۔

شعبہ زری پالیسی معاشی نظریات سے ہم آہنگ بعض شماریاتی طریقے استعمال کرتے ہوئے باقاعدگی سے گرانی، تجارت، زری مجموعوں اور شرح مبادلہ کے امکانات کی رپورٹس تیار کرتا ہے۔ ان امکانات کو اسٹیٹ بینک کے سالانہ اور سہ ماہی جائزوں میں بھی شائع کیا جاتا ہے۔ ان پیش گوئیوں کے علاوہ یہ شعبہ پالیسی نوٹس بھی تیار کرتا ہے جن میں زری پالیسی سے متعلق امور کا تجزیہ کیا جاتا ہے۔ مالی سال 11ء میں صارفی قیمتوں اور بیرونی تجارت پر تفصیلی ڈیٹا کو تجزیے میں شامل کیا گیا تھا۔ مزید برآں، پیش گوئیوں کے متعلق غیر یقینی کیفیت سے بہتر انداز میں نمٹنے کے لیے نئے طریقے (مثلاً فین چارٹس) متعارف کرائے گئے ہیں۔ کچھ شعبوں میں نئے ماڈلز کو تجزیاتی فریم ورک میں شامل کیا گیا تھا۔

پالیسی سازی میں براہ راست استعمال کے علاوہ ان پیش گوئیوں کو اسٹیٹ بینک کے مالی پروگرامنگ کے وسیع معاشی فریم ورک میں اہم مواد کے طور پر بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ معاشی فریم ورک (ایم ایف) پاکستانی معیشت کے چار شعبوں کے معاشی کھاتوں کے حسابات پر مشتمل ہوتے ہیں جن میں حقیقی، بیرونی، مالیاتی اور زری شعبہ جات شامل ہیں۔ م س 11 میں پاکستان کے مجموعی قرضوں کے متعلق تفصیلی معلومات کو اس فریم ورک کے لازمی حصے کے طور پر شامل کیا گیا ہے۔ مزید برآں، معاشی فریم ورک میں اب اساسی اور پروگرام منظر ناموں کا تقابل کرنے کے لیے پلیٹ فارم مہیا کیا گیا ہے۔ اساس میں پالیسی کی مداخلت کے بغیر مستقبل کے معاشی حالات کو دکھایا جاتا ہے جبکہ پروگرام منظر ناموں میں معیشت کو مطلوبہ راستے پر گامزن رکھنے کے لیے پالیسی اقدامات کو شامل کیا جاتا ہے۔

مالی سال 11ء کے دوران شعبہ زری پالیسی نے فریم ورک سے ہم آہنگ میکرو اکانومیٹرک ماڈل (ایف سی ایم ایم) تیار کیا ہے جس میں معاشی ماڈلنگ کی قیاسی اور ارادی خصوصیات کو مؤثر طور پر شامل کیا گیا ہے۔ یہ ماڈل پالیسی حساب اور جوابی تجزیے کے لیے مفید ثابت ہوا ہے۔

1.4 شعبہ تحقیق

یہ شعبہ ایک نظری معاشی ماڈل تیار کر رہا ہے، جس میں معاشی خدوخال کے ساتھ ساتھ پاکستانی معیشت کے غیر رسمی شعبے کے متعلق معلومات بھی شامل ہوں گی۔ اس ماڈل کی اعانت کے لیے فرمز کی قیمتوں اور اجرتوں کے تعین کے رویے کا جائزہ اشیا سازی اور خدمات کے شعبوں کے اداروں کے بنیادی سروے کے ذریعے لیا گیا ہے۔ پہلے مرحلے میں رسمی شعبے کی فرمز کا سروے مکمل کر لیا گیا ہے[1] اور غیر رسمی شعبے کی فرمز کے سروے پر کام جاری ہے۔

اس کے علاوہ، یہ شعبہ پاکستانی معیشت کا ایک متحرک قیاسی عمومی توازن (ڈی ایس جی ای) کا ماڈل تیار کر رہا ہے۔ زری پالیسی جائزوں اور دیگر مقاصد کے لیے استعمال کیے جانے سے قبل اس ماڈل کی توثیق ہونا باقی ہے۔

زری پالیسی کا مستقبل بین رخ متعین کرنے میں سہولت دینے کے لیے یہ شعبہ ٹیلی فونک سروے پر مبنی صارفی اعتماد کا اشاریہ تیار کر رہا ہے۔ اس ضمن میں پائلٹ سروے کر لیا گیا ہے اور رسمی سروے مالی سال 12ء میں شروع کیا جائے گا۔ مزید برآں، نچلی سطح پر قرضوں کے نرخوں پر زری پالیسی کی تبدیلیوں کے اثرات کو سمجھنے کے لیے اس شعبے نے انفرادی

1 مکمل ہونے والے سروے کے نتائج کے ایک حصے کو اسٹیٹ بینک کے ورکنگ پیپر نمبر 42 کے طور پر شائع کیا گیا ہے اور اس کا عنوان ''رسمی شعبے میں قیمت کی دریافتیں: ایک ترقی پذیر ملک کے ابتدائی نتائج'' ہے۔ اس پیپر کا ایک اور تازہ ترین مسودہ اس لنک http://www.surrey.ac.uk/economics/news/stories/2011/53159_working_papers.htm پر دستیاب ہے۔ اجرتوں کے تعین کے رویے کا پیپر جلد جاری کر دیا جائے گا۔

کارپوریٹ قرضوں پر بازارِزر کی شرح ہائے سود (جیسے کائبور) کی منتقلی کا تجزیہ کیا ہے۔ اگلے مرحلے میں اس کی صارفی قرضوں کو منتقلی کا جائزہ لیا جائے گا۔

شعبہ تحقیق نے مالی سال 11ء کے دوران متعدد سیمینار اور لیکچرز کا بھی انعقاد کیا۔

- اسٹیٹ بینک نے نباف اسلام آباد میں 11 تا 13 اپریل 2011ء کے دوران ''بازل دوم کی اضافی شرائط اور سارک ملکوں کا ردِ عمل'' کے موضوع پر چھٹے سارک فنانس سیمینار کا انعقاد کرایا۔ جس میں ڈبلیو جے سن جارج، علی صمد خان اور فراز انور جیسے ممتاز دانشوروں نے شرکت کی۔ سیمینار میں سارک رکن ملکوں کے نمائندوں نے مقالے پڑھے۔

- اسٹیٹ بینک پاکستان اور عالمی معیشت کے موضوع پر ہر سال کراچی میں سیمینار منعقد کرتا ہے تاکہ معروف ماہرین معاشیات کے خیالات اور جدید تحقیقی کام سے استفادہ کیا جاسکے۔ گذشتہ برس ڈاکٹر اسد زمان اور ڈاکٹر پرویز حسن نے مختلف اقتصادی مسائل پر اپنے تحقیقی کام پر بات کی تھی۔ اس کے علاوہ ڈاکٹر زبیر اقبال، ڈاکٹر اقبال زیدی، ڈاکٹر عاطف میاں اور ڈاکٹر حافظ خلیل احمد نے بھی بینک کے نوجوان ماہرین معاشیات کی بہتری کے لیے عصری معاشی امور پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

- 17 واں زاہد حسین میموریل لیکچر 23 اکتوبر 2010ء کو منعقد ہوا جس میں پروفیسر کینٹ میتھیوز (کارڈف بزنس اسکول، برطانیہ) نے ''ابھرتی ہوئی معیشتوں میں بینکاری کی کارکردگی'' پر لیکچر دیا۔ اس لیکچر میں ممتاز ماہرین معاشیات، بینکاروں، سفارتکاروں اور حکومتی اہلکاروں نے شرکت کی۔

1.5 شعبہ اقتصادی پالیسی جائزہ

یہ شعبہ تحقیقی کلسٹر کی تنظیم نو کے نتیجے میں وجود میں آیا۔ اس کا بنیادی مقصد اسٹیٹ بینک کی اہم مطبوعات (معیشت کی کارکردگی کے متعلق سالانہ اور سہ ماہی جائزوں) کی بصیرت میں اضافہ اور شعبہ جاتی جائزوں پر زیادہ توجہ مرکوز کرنا ہے۔ اس لیے شعبہ اقتصادی پالیسی جائزہ کا اہم کام شعبہ جاتی ماہرین تیار کرنا اور مطبوعات کا معیار بہتر بنانا ہے۔ اس کی عکاسی مالی سال 11ء کے سالانہ جائزے میں ہوتی ہے کیونکہ اس میں توانائی اور منتخب شعبوں پر بصیرت سے بھرپور دو نئے ابواب کو شامل کیا گیا ہے۔ یہ شعبہ بعض پالیسی امور اور اسٹیٹ بینک کو درپیش چیلنجز کے متعلق اہم مواد بھی فراہم کرتا ہے۔

1.6 شعبہ شماریات

یہ شعبہ کئی معاشی متغیرات پر باوثوق اور قابل بھروسہ اعداد و شمار مرتب کر کے شائع کرتا ہے جنہیں اسٹیٹ بینک کے مختلف جائزوں اور مطبوعات میں استعمال کیا جاتا ہے۔ ان مطبوعات تک بیرونی قارئین کی رسائی کو یقینی بنانے کے لیے انہیں اسٹیٹ بینک کی ویب سائٹ پر بھی جاری کیا جاتا ہے۔

یہ شماریات تالیف کے عالمی معیارات کے مطابق مرتب کی جاتی ہیں۔ ادائیگیوں کے توازن کے کتابچے (بی پی ایم) کے رہنما خطوط پر عملدرآمد کے لیے کوششیں جاری ہیں اور جولائی 2013ء تک بی پی ایم 6 (حال ہی میں آئی ایم ایف کا جاری کردہ) کو اختیار کرلیا جائے گا۔ اسٹیٹ بینک کے مرتب کردہ اعداد و شمار کی عالمی برادری میں ساکھ میں اضافے کی غرض سے، مختلف قسم کی شماریات کی اشاعت کے لیے اسٹیٹ بینک عمومی ڈیٹا کی طباعت کے نظام (جی ڈی ڈی ایس) اور خصوصی ڈیٹا مطبوعاتی معیارات (ایس ڈی ڈی ایس) پر عمل کرتا ہے۔

آئی ٹی میں حالیہ پیش رفت کے ساتھ تالیف کے بیشتر عمل کو خودکار بنا دیا گیا ہے جس کے نتیجے میں شماریات کی بروقت دستیابی، معیار اور کارکردگی میں خاصا اضافہ ہوا ہے۔ شماریات کے معیارتک ڈیٹا معیار کے جائزہ فریم ورک (ڈی کیو اے ایف) کے تحت عالمی ایجنسیوں کے مشنز معیارات اور کوڈز پر عملدرآمد کی رپورٹس (آر او ایس سی) کا اکثر جائزہ لیتے رہتے ہیں۔

1.7 لائبریری خدمات

اسٹیٹ بینک کی لائبریری ملازمین کو اعلیٰ معیار کی معلومات فراہم کررہی ہے جس میں معلومات کے برقی وسائل تک رسائی کو بڑھانے پر خاص توجہ مرکوز کی گئی ہے۔ اس سلسلے میں اہم قدم لائبریری 2.0 متعارف کرانا ہے جو نئی لائبریری کا پورٹل ہے اور ویب کی 2.0 ٹیکنالوجیز پر مبنی ہے اور اس میں کامیاب پیش رفت ایک اہم سنگ میل کا درجہ رکھتا ہے۔ جدید اطلاعاتی آلات کی موجودگی کے باعث اس پورٹل کی کئی خصوصیات ہیں۔ مثلاً، استعمال کنندگان اپنے لائبریری کھاتوں کا اسٹیٹس معلوم کرسکتے ہیں اور نئی کتابوں کو بروقت پورٹل پر دے دیا جاتا ہے اور استعمال کنندگان نئی کتابوں کے اجرا کے متعلق معلومات کے لیے آر ایس ایس فیڈز کے لیے سبسکرائب کرسکتے ہیں، سرچنگ کے آپشنز میں اضافہ کیا گیا ہے اور اراکین اب کتابوں پر تبصرہ کرسکتے ہیں اور ٹوئٹر، فیس بک وغیرہ جیسے سماجی نیٹ ورکس کے ذریعے لائبریری سے رابطہ کرسکتے ہیں۔

مزید برآں آن لائن حوالہ اور دستاویز کی فراہمی کا شمار قابل ذکر خدمات میں ہوتا ہے جس کے تحت مختلف شہروں سے استعمال کنندگان کے حوالہ جات کے متعلق 1,500 سوالات کا جواب دیا گیا اور 2,621 دستاویزات/ ڈیٹا سیٹ ان استعمال کنندگان کو ای میل یا کوریئر کے ذریعے بھیجے گئے۔

علاوہ ازیں رسائی کے پروگرام کے تحت لائبریری کے متعلق آگاہی بڑھانے کے لیے ایس بی پی ایس سی کے ملازمین، کمرشل بینکاروں اور علمی ماہرین (مقامی جامعات کے لائبریرین، پروفیسرز، ریسرچ اسکالرز وغیرہ) کی تربیت کی ورکشاپس منعقد کی گئیں۔ ان ورکشاپس کے ذریعے لائبریری کے وسائل تک رسائی کے بارے میں آگاہی پیدا کرنے میں مدد ملی۔